فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

یوم سہ شنبہ — روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۳ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ | ۸ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۸ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۰۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

پرسوں حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ کل کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں
احباب اسٹیشن پر پہنچکر استقبال میں شریک ہوں

ربوہ ۷ مئی۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بیرونی ممالک میں ۳۱ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۷ مئی ۱۹۶۲ء کی شام کو مع اہل و عیال چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

توحید کو قائم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو

یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے۔ یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی اسلام ہے یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹)

(اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے)

مکرم سید مسعود احمد صاحب ربوہ سے روانہ ہو گئے

احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچکر آپکو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

ربوہ ۷ مئی۔ مکرم سید میر مسعود احمد صاحب ایم اے ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے آج صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ —— اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے ناظر و وکلاء صاحبان کارکنان اور دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب محترم سید میر داؤد احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کی۔ گاڑی روانہ ۴۴ ہونے سے قبل محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ —— مکرم سید میر مسعود احمد صاحب کراچی سے بذریعہ بحری جہاز ۱۲ مئی کو روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

غریب طالب علموں کی امداد کر کے ثواب کمائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

سکولوں میں بعض امتحان ہو چکے ہیں اور بعض ہو رہے ہیں اور کالجوں میں بھی عنقریب ہونے والے ہیں۔ اس موقعہ پر غریب طالب علموں اور طالبات کو نئی کتب کی خرید کے لئے امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں عموماً افسر درس گاہ سے طالب علم کی اخلاقی اور تعلیمی حالت کے متعلق رپورٹ لے کر صرف مستحق طلباء کو امداد دیا کرتا ہوں۔ جو دوست اپنے غریب بھائیوں کی خدمت کا ثواب حاصل کرنا چاہیں وہ حسب توفیق میرے دفتر میں ڈپو بھجوا دیں۔ محنتی اور ذہین اور شریف طالب علموں کی خدمت دراصل ایک قومی خدمت ہوتی ہے۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۲ء

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مئی ۶۲ء

قشر اور مغز ـــ اسلام کا حقیقی تصور

مسلمان اہل علم حضرات میں بھی ابتداء سے ہی دو گروہ پیدا ہوگئے تھے ایک ظاہر پرست اور دوسرے باطن پرست۔ ظاہر پرست وہ لوگ ہیں جو شریعت اسلامیہ کے ظاہر کو ہی لیتے ہیں شریعت جس کو عام زبان میں قانون کہنا چاہیئے انسان کے ظاہری اعمال سے تعلق رکھتی ہے اسلامی شریعت نے انسان کے لئے دنیا میں جو اعمال مقرر کئے اور ان کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق اسلام جو ہدایات یا احکام دیتا ہے جس کو اسلامی زبان میں اوامر و نواہی کہتے ہیں اور ان کی جو سزا یا جزا مقرر ہے یہ تمام باتیں شریعت سے تعلق رکھتی ہیں ظاہر پرستوں نے دین کو ان احکام ہی کے علم تک محدود کر دیا گویا ان لوگوں کی اسلام قشر کے ساتھ ہی وابستگی ہوگئی۔ دوسری طرف علما کا ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا جنہوں نے شریعت کو عارضی بات سمجھا اور کہا کہ اصل چیز مغز ہے ایسے لوگ بعد میں صوفیا کہلانے لگے۔ یہ دونوں گروہ اپنی اپنی سمت بڑھتے چلے گئے اور دونوں میں زیادہ سے زیادہ خلیج وسیع ہوتی چلی گئی تا آنکہ شریعت اور طریقت دو متحارب گروہ وجود میں آگئے۔ حالانکہ دین اسلام اعتدال کا نام ہے اور پورا دین اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب قشر اور مغز اپنی اپنی جگہ اعتدال سے قائم ہوں۔

اس تفریق کا آخر نتیجہ یہ نکلا کہ ظاہر پرست بالکل ہی ظاہر پرست بن گئے انہوں نے مسائل شرعی میں ایسی ہندی کی چندی نکالی کہ دین اسلام محض ایک فقہی جنگ و جدل کا میدان بن گیا اور ذرا ذرا سی بات پر کفر کے فتوے لگنے لگے اگر کسی کا پاجامہ ذرا لمبا ہوا یا رفع یدین اور رفع سبابہ کا سوال پیدا ہوگیا تو بس قیامت برپا ہو جاتی دوسری طرف اہل طریقت نے شریعت کو ہی ترک کر دیا اور اپنی عبادات ایجاد کر لیں۔ پنجوقتہ فرض نماز کی جگہ وظائف مقرر کر لئے، تصور شیخ وغیرہ چیزیں اختراع کر لیں اور اسی میں مگن ہوگئے یہ ان لوگوں کی حالت ہے جو دین اسلام کو اختیار کرتے رہے ہیں جن لوگوں نے دنیا میں پھنس کر دین کو ہی چھوڑ دیا ان کا معاملہ الگ ہے۔

الغرض اہل علم حضرات ان دو متضاد اور مبالغہ آمیز دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے اسلام اتارا ہے اور ہمیں اس کے حافظ ہیں ضرورت پر اپنی طرف سے ایسے انسان جن کو حدیث مجدد دین کی رو سے اللہ تعالیٰ دین کی تجدید و احیا کے لئے کھڑا کرتا ہے مبعوث کرتا رہا ہے یہ لوگ شریعت اور طریقت کا صحیح اندازہ پیش کرتے رہے ہیں اور دونوں گروہوں کی غلطیاں دور کر کے دین اسلام کا صحیح چہرہ اپنے اپنے وقت اور ضرورت کے لحاظ سے دکھاتے رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دعوے کیا تو مسلمانوں کی یہی حالت تھی ایک طرف تو فقہی مسائل میں موشگافیاں خطرناک حد تک پہنچ چکی تھیں اور دوسری طرف تصوف کے نام پر عجیب و غریب وظائف اور مجالس جاری ہوگئی تھیں۔ آپ نے آکر دونوں کی غلطیاں ظاہر کیں اور اسلام کا صحیح مفہوم پیش کیا چنانچہ آپ نے اپنی تصنیف لطیف آئینہ کمالات اسلام میں اسلام کی حقیقت کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے اس کا کچھ حصہ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں:-

اب واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے **اسلام** کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں وہی ہے جو عند اللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہوگئی اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہوگیا اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہوگئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اس شخص کے تابع ہوتے ہیں غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہوگیا ہے اور تمام اعضا اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں

باقی صفحہ ۴ کالم ۴ پر

سرزمین مشرقی افریقہ میں آفتابِ اسلام کی ضیا باریاں

اکابرین ملک و لیڈرانِ قوم کو دعوتِ اسلام۔ وسیع پیمانہ پر اشاعت لٹریچر

دو درجن افراد کا قبولِ اسلام

سہ ماہی رپورٹ احمدیہ مسلم مشن کینیا بابت ماہ نومبر ۱۹۶۱ء تا جنوری ۱۹۶۲ء

از مکرم مولوی نور الحق صاحب انور بتوسط وکالت تبشیر

مساجد احمدیہ کی مرمت و تزئین

۱۔ مسجد احمدیہ نیروبی:۔ کینیا کی احمدیہ مساجد کچھ عرصہ سے قابل مرمت اور رنگ کرنے کے قابل تھیں۔ احمدیہ مسجد نیروبی اور دار التبلیغ کی مرمت و رنگ کے لئے ضروری انتظامات کئے گئے اس میں بہت سے احباب نے امداد کی۔ میاں عبد اللطیف صاحب نے خاص طور پر بہت مدد دی اور رنگ کے کام کا ماہر ہونے کے باعث نگرانی وغیرہ کا کام پوری طرح کیا۔ بفضل خدا اب مسجد بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہے اسی طرح مشن ہاؤس کا بیرونی رنگ بھی ہو چکا ہے اندر کا کام کچھ باقی رہتا ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد ہو جائیگا

۲۔ مسجد رحمان ممباسہ اور دار التبلیغ:۔ اپنے قیام ممباسہ کے دوران مسجد احمدیہ ممباسہ اور دار التبلیغ کو پینٹ کروانے کا انتظام کرایا تھا اور اپنی موجودگی میں کام شروع بھی کروا دیا تھا بعد میں مولوی تمیز الدین صاحب کام کی نگرانی کرتے رہے برادرم نعمت اللہ خاں صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ممباسہ نے بھی اس کام میں بہت دلچسپی لی اسی طرح بفضل خدا اب افریقہ کا یہ خوبصورت چھوٹا سا خدائی گھر بھی رنگ و روغن سے مزین ہو چکا ہے اسی طرح مشن ہاؤس میں اس مسجد کی تعمیر کے لئے محترمہ سیدہ مرجان صاحبہ اہلیہ سید سراج الدین صاحب مرحوم رضا نے ساٹھ ہزار شلنگ کا گرانقدر عطیہ دیا تھا ایام زیر رپورٹ میں سنگ مرمر کی ایک لوح جس میں سیدہ موصوفہ کا نام کندہ ہے اور اس گرانقدر عطیہ کا ذکر بھی ہے مسجد کے صحن والی دیوار میں نصب کرا دی گئی۔ اسیطرح دار التبلیغ کے برآمدہ میں بابا فقیر محمد صاحب مرحوم کے بچوں کے بیس ہزار شلنگ کا عطیہ کا ذکر سنگ مرمر کی لوح نصب کرکے کیا گیا ہے تاکہ احباب کو اسلام و احمدیت کے لئے قربانی کرنے والوں کے واسطے دعا کی تحریک ہوتی رہے

(۳) احمدیہ مسجد کسموں:۔ اس مسجد کے لئے بھی رنگ و روغن کی ضرورت تھی۔ محترم برادرم محمد علی صاحب جبوال صدر جماعت احمدیہ کسموں نے بڑی محنت اور دلچسپی سے مسجد کا پینٹ کروایا۔ اسی طرح کچھ مرمت کی ضرورت تھی وہ مرمت بھی کروائی مرمت کا کام کسی قدر باقی رہتا ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد ہو جائے گا۔

متفرق مساعی:۔

۱۔ ماہ دسمبر میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی کینیا براڈکاسٹنگ نیروبی سے ایک تقریر "ضرورت مذہب" کے عنوان سے نشر ہوئی

۲۔ پندرہ روزہ انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز اور ماہانہ سواحیلی اخبار بھی . . . . وقت پر شائع ہوتے رہے اس کے علاوہ ایشیائی احمدی احباب کی اطلاع و معلومات کے لئے ہر ماہ اخبار احمدیہ سائیکلوسٹائل کرکے کینیا کے علاوہ، ٹانگانیکا اور یوگنڈا کی جماعتوں کو بھجوایا جاتا رہا اخبارات کی اشاعت کے سلسلہ میں نگرانی وغیرہ کے کام کے علاوہ پتہ جات کی چھان بین کی گئی اور نئے سرے سے صحیح فہرست بنائی گئی۔

۳۔ کثیر الاشاعت سواحیلی اخبار Baraza کا نمائندہ دار التبلیغ میں آیا۔ اس نے سکولوں اور تعلیمی امور کے متعلق انٹرویو لیا۔ برازا کے ایڈیٹر کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا تحفہ دیا گیا۔

(۴)۔ مختلف اوقات میں بعض ککویو زائرین دار التبلیغ میں آتے رہے۔ انہیں اسلامی مسائل اور احمدیت کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں۔ اور سلسلہ کا سواحیلی لٹریچر بغرض مطالعہ دیا گیا

(۵) خطبات جمعہ تبلیغی و تربیتی عنوانات پر پڑھے گئے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب خطبہ جمعہ کا ایک حصہ سواحیلی میں بھی دیتے ہیں تاکہ افریقن حاضرین مستفید ہو سکیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات بھی جمعہ میں پڑھ کر سنائے جاتے رہے۔

(۶) درس و تدریس کے سلسلہ میں حسب معمول احمدیہ مسجد نیروبی میں صبح کی نماز کے بعد درس حدیث اور کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوتا رہا۔ اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس ہوتا رہا اس کے علاوہ ہفتہ کے روز مستورات میں درس قرآن کریم اور اتوار کو عصر کے بعد تفسیر کبیر کا درس ہوتا رہا۔ یہ درس محترم شیخ مبارک احمد صاحب دیتے رہے۔ حدیث کا درس مولوی منیر الدین صاحب اور کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس صبح کی نماز کے بعد محترم سید اقبال شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ نیروبی دیتے رہے۔

(۷) الحمد للہ کہ ایام زیر رپورٹ میں دو درجن کے قریب احباب بیعت کرکے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ احباب ان کی استقامت اور مزید ترقی کے لئے دعا فرمائیں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ بھی دکھائے اور اسلام کے نور کا ظہور ہو۔ آمین

(۸) نارتھ فرنٹیر ڈسٹرکٹ سے وزیر نو آبادیات کو ملنے سومالیوں کا ایک وفد چالیس افراد پر مشتمل نیروبی آیا۔ اس میں سومالی چیف لیڈر اور مختلف انجمنوں اور سوسائٹیوں کے عہدہ دار تھے

انھیں احمدیہ مسجد نیروبی کے صحن میں پرتکلف دعوت چائے دی گئی اس کے اخراجات میسرز فقیر محمد لعل خان اینڈ سنز نے برداشت کئے چائے نوشی کے درمیان محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ نے متعدد اسلامی مسائل پر روشنی ڈالی اختتام پر آپ نے اسلام کے بنیادی مقاصد کی طرف سومالی لیڈروں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے اور مرکز سلسلہ میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا قائم کردہ اپنا سکول موجود ہے۔ جس پر صدر انجمن احمدیہ خاص رقم خرچ کرکے جماعت کے نونہالوں کی عمدہ تعلیم و تربیت مہیا کرنے کا انتظام کر رہی ہے سکول کے ساتھ بورڈنگ ہوس موجود ہے۔ جس میں ایک سینئر استاد بطور سپرنٹنڈنٹ اور متعدد ٹیوٹرز مقرر ہیں جو بچوں کی دینی اور تعلیمی مشاغل کی نگرانی کرتے ہیں۔ جماعت کے اس انتظام سے احمدی احباب کے علاوہ بیدار مغز اور فرض شناس غیر از جماعت احباب بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور بچوں کو اس سکول میں داخل کروا رہے ہیں۔ سکول کے ماحول اور تعلیمی کورس کے پیش نظر بچوں کو چھٹی اور نویں جماعت میں داخل کروانا زیادہ مفید ہے

پس جو والدین اپنے بچوں کو چھٹی میں ہی ہمارے سپرد کر سکتے ہیں ان کے بچے کی تربیت مرکزی ماحول میں معیاری ہونے کے زیادہ امکانات ہیں کیونکہ بچہ چھوٹی عمر میں جبکہ اس کی عادات ابھی پختہ نہیں ہوتیں۔ اپنے ماحول سے زیادہ متاثر ہوتا ہے اور پھر جتنا عرصہ وہ ایک مخصوص ماحول میں رہے، اتنا ہی زیادہ اس میں پختہ ہوتا ہے۔ پس جو احباب اس کی مقدرت رکھتے ہوں۔ ان کو اپنے بچوں کو چھٹی جماعت میں ہی یہاں بھجوانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ جو والدین زیادہ لمبا عرصہ خرچ برداشت نہ کر سکتے ہوں انہیں اگر ساتویں، آٹھویں میں نہیں تو نویں جماعت میں بچوں کو بھجوانے کا ضرور اہتمام کرنا چاہیئے۔ ایک تو نویں دسویں کا عملاً ایک ہی کورس ہے۔ دوسرے یہاں کی فضا اور روایاتی تربیت سے فائدہ اٹھا کر نسبتاً بڑا بچہ کالج اور آئندہ زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ — احباب اپنے اپنے حالات کے ماتحت بچوں کے مستقبل کو بہتر بنانے اور جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے اپنے مرکزی سکول میں داخل کروانے کی ضرور کوشش فرمائیں۔

(میاں) محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

کو خاص طور پر توجہ دلائی۔ پارٹی کے انتظامات میں صدر صاحب جماعت احمدیہ نیروبی اور خدام الاحمدیہ کے ممبران نے خاص حصہ لیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

۹۔ ایام زیر رپورٹ میں بہت سے احباب پاکستان رخصت پر تشریف لے گئے۔ جماعت احمدیہ نیروبی اور خدام الاحمدیہ نیروبی نے ان کے اعزاز میں الوداعی جلسے کئے اور اجتماعی دعا کے ساتھ ان کو رخصت کیا۔ ان کی روانگی کے وقت خاکسار ممباسہ میں تھا وہاں سے روانگی کے وقت خاکسار نے جہاز پر پہنچکر ان احباب کو الوداع کہا۔ یہ احباب قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسوں میں شامل ہوئے اور اس طرح دینی برکتوں سے حصہ پاکر مالا مال ہوئے۔

۱۰۔ ایام زیر رپورٹ میں ہمارے افریقن احمدی معلمین بھی تبلیغ اسلام و خدمت دین کے کاموں میں مشغول رہے گو برساتوں کی شدت اور سیلابوں کی آمد کے باعث ان کی رفتار نقل و حرکت پورے طور پر جاری نہ رہ سکی معلم لغمان نے علاقہ سلطان ہامود کا دورہ کرکے افریقن مارکیٹوں میں اسلام کے متعلق متعدد لیکچر دیئے قریباً تین سو افراد کو تبلیغ کی اور ڈیڑھ ہزار سے زائد سواحیلی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ معلم علی شاہ نے فتراطینہ کے علاقہ میں تین مقامات کا دورہ کیا اور ایک پولیس ٹریننگ سکول کے طلبہ اور افریقن افسروں سے تبلیغی گفتگو کی ڈسٹرکٹ بورڈ کے بعض سکولوں اور طلبہ کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا اور کیکویو ٹریکٹ تقسیم کئے ایک عیسائی مناد نے ہمارے معلم کو کہا کہ جب سے تم نے ہمارے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ شروع کی ہے ہمارے چرچ میں حاضری نصف رہ گئی ہے اس سے بفضل خدا اسلامی تعلیم کے اثر و نفوذ کا اندازہ ہو سکتا ہے نیروبی کے افریقن پرائمری سکولوں میں احمدی افریقن معلمین کے ذریعہ تقسیم لٹریچر کے علاوہ اسلام کے متعلق تقریروں کا انتظام کیا گیا چنانچہ معلم حمیدی نے دو سکولوں میں اسلام کے متعلق تقریریں کیں معلم علی نے بھی ایک انٹرمیڈیٹ سکول میں لیکچر دیا۔ انشاءاللہ اس پروگرام کو وسیع کرنے کا ارادہ ہے وباللہ التوفیق۔

۱۱۔ مسجد خدام الاحمدیہ نیروبی نے بھی اپنی مساعی جاری رکھیں۔ تقریر کی مشق کے لئے ہفتہ میں دو بار ان کے اجلاس منعقد ہوتے رہے جس میں دینی عنوانات پر نوجوان ممبر تقریریں کرتے رہے وقار عمل منا کر مسجد احمدیہ نیروبی اور اس کے باغیچہ کی صفائی کی گئی۔ مشن کے دوسرے کاموں میں بھی خدام حتی الوسع مدد کرتے رہے ماہ دسمبر میں خدام الاحمدیہ کے قائد سید منصور احمد شاہ صاحب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں نیروبی سے باہر چلے گئے ان کی جگہ برادر رفیق احمد صاحب نئے قائد منتخب ہوئے

۱۲۔ لجنہ اماء اللہ نیروبی بھی بفضل خدا اپنی بیداری اور مساعی میں قابل ستائش کام کر رہی ہے ہر ہفتہ ان کے اجلاس مسجد احمدیہ نیروبی میں منعقد ہوتے ہیں۔ جس میں قرآن کریم کے درس کے علاوہ ترجمہ قرآن کریم سکھانے کا التزام ہوتا ہے لجنہ کی نگرانی میں ناصرات الاحمدیہ اور خواتین کا معلومات سلسلہ کے متعلق امتحان بھی لیا گیا اور فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام بھی رہا۔

احمدیہ دارالتبلیغ کسموں:۔ کسموں کے علاقہ

میں محترم حافظ محمد سلیمان صاحب انچارج مشن نے ایک وسیع دورہ کیا اور ایک ہزار سے زائد اشتہارات و ٹریکٹ تقسیم کئے بس کے اڈوں اور پبلک مقامات میں پھر کر لٹریچر تقسیم و فروخت کیا اور انذاری طور پر مختلف اقوام الناس لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے

۲۔ طائفہ اخبار جو کثیر الاشاعت اخبار ہے اس کے نمائندہ کو آپ ملے اور ترجمہ قرآن انگریزی اسے مطالعہ کے لیے دیا

۳۔ محترم حافظ صاحب لٹریچر کی تقسیم و اشاعت میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں اس غرض کے لئے ایام زیر رپورٹ میں آپ نے خاص جدوجہد کی۔ اور بیرونی علاقوں کا دورہ کرکے افریقنوں میں کثرت سے لٹریچر کی اشاعت کی

۴۔ کرسمس کے موقعہ پر حافظ صاحب نے بھی بعض یورپین اور افریقن احباب کو چائے پر بلایا۔ چائے نوشی کے بعد حافظ صاحب نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ سے تقریر کی۔ اور قرآن کریم میں سے سورہ آل عمران کے ایک رکوع کا انگریزی ترجمہ سنایا جس میں سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کی صحیح تصویر پیش کی گئی ہے معلم فضل احمد اڈیرا نے جلوو زبان میں تقریر کی انگریزی زبان میں بھی اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ پیش کیا گیا۔

۵۔ نیانزا کے علاقہ (کسموں) میں معلم رجب احمد اور معلم حسن نے اپنے علاقہ میں دورہ کرکے انذاری تبلیغ اور فروختگی لٹریچر کے سلسلہ میں جدوجہد کی۔

احمدیہ دارالتبلیغ ممباسہ:۔ ایام زیر رپورٹ

میں پہلے دو ماہ خاکسار ممباسہ دارالتبلیغ میں مقیم رہا ممباسہ کے مختلف حلقوں میں سواحیلی و انگریزی لٹریچر تقسیم کیا عزیزم برادرم حسین جو مخلص عرب نوجوان ہیں اکثر اوقات میرے ساتھ ہوتے۔ لٹریچر ہم نے فروخت بھی کیا دو دفعہ ایک درجن نوجوان عرب دارالتبلیغ میں ملنے آئے دیر تک ان سے مختلف مسائل پر عربی میں گفتگو ہوتی رہی ایک موقعہ پر برادرم حسین بھی موجود تھے عرب نوجوانوں کو مطالعہ کے لئے سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا اور پھر ملنے اور مزید گفتگو کرنے کی دعوت دی گئی۔

ماہ جنوری ۶۲ء کے شروع میں برادرم مولوی منیرالدین صاحب میری جگہ ممباسہ تشریف لائے تاکہ میں فارغ ہو کر نیروبی جا سکوں برادرم موصوف بھی آتے ہی تبلیغ و اشاعت کے کام میں مشغول ہو گئے جنوری میں معلم حسن افریقن احمدی معلم بھی ممباسہ آ گئے اور ممباسہ کی افریقن آبادی میں پھر کر تبلیغی کام اور تقسیم لٹریچر کرتے رہے اس کے علاوہ ممباسہ کے قریب آبادیوں میں جا جا کر تبلیغ کرتے رہے اللہ تعالےٰ ممباسہ مشن میں اس تبدیلی کو ہر لحاظ سے برکت کا موجب بنائے اور اپنا باب رحمت وا کرتے ہوئے ساحل افریقہ کو بھی نور اسلام اور احمدیت سے منور فرمائے آمین۔

نومبر ۶۱ سے لے کر جنوری ۶۲ء تک ختم ہونے والی سہ ماہی کی یہ مختصر رپورٹ ہے جو میں نے ہدیہ ناظرین اس خیال سے کی ہے کہ احباب کینیا مشن اور اس میں کام کرنے والے خدام کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں میں اپنے میں یہ جرأت نہیں پاتا یہ کہہ سکوں کہ ہم اسلام کے ادنیٰ خدام اور احمدیت کے حقیر چاکروں کی خدمات ایسی ہیں کہ جن کی بناء پر اپنے آپ کو آپ کی خصوصی دعاؤں کا حقدار قرار دے سکیں یقیناً ہم غیر مستحق سائل ہیں لیکن سائل ضرور ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری ناقابل ذکر اور حقیر کوششوں میں برکت ڈال دے اور ہم پر اپنا باب رحمت وا کرتے ہوئے ہماری جھولیاں بھر دے کہ ہم اپنی آنکھوں سے اسلام کی فتح کا نظارہ دیکھ لیں اور اپنے کانوں سے غلغلۂ اسلام بلند ہوتے ہوتے سن لیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ والسلام

(اسلام اور احمدیت کا ادنےٰ خادم خاکسار فضل الٰہی انوری)

بقیہ لیڈر

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلےٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائیگا کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جاتے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱)

روزنامہ الفضل ربوہ کا

خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ رمئی کو یوم خلافت کی تقریب سعید ہے اس موقعہ پر الفضل کا خلافت نمبر شائع کیا جا رہا ہے جو انشاءاللہ بہت سے قیمتی اور اہم مضامین کا مجموعہ ہوگا چونکہ یہ نمبر یوم خلافت سے چند روز قبل شائع ہو کر احباب تک پہنچ جائے گا اس لئے وقت بہت کم ہے بزرگان سلسلہ علمائے کرام احمدی شعرا اور دیگر صاحب قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم جلد سے جلد اس نمبر کیلئے اپنے قیمتی مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں ایجنٹ اور مشتہر صاحبان بھی فوراً اپنے آرڈر بک کرا لیں

ادارہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر

(از مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی تاندلیانوالہ)

میرے والد حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ رئیس حاجی پور ریاست کپورتھلہ جو سابقون الاولون اور ۳۱۳ اصحاب حضور علیہ السلام سے تھے۔ روایت فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں اپنی اس دلی آرزو اور تمنا کا اظہار کرتا رہتا تھا کہ حضور کبھی حاجی پور بھی تشریف لائیں حضورؑ فرماتے "ہاں ضرور حاجی پور آئیں گے"

ایک دفعہ حضورؑ جالندھر تشریف آور ہوئے اور تقریباً ایک ماہ جالندھر میں قیام پذیر رہے تھے۔ والد صاحب رضی اللہ عنہ روزانہ صبح کو جالندھر آتے اور شام کو واپس حاجی پور چلے جاتے اُس موقع پر حضور علیہ السلام نے ایک دن والد صاحبؓ سے فرمایا کہ اگر حسب منشاء ایک معاملہ میں ہمیں کامیابی ہو گئی تو پھر ہم یہاں سے حاجی پور چلیں گے اور پندرہ یوم حاجی پور قیام کے بعد پھر قادیان واپس چلے جائیں گے۔ حضرت والد رضی اللہ عنہ صاحب بہت ہی خوش تھے اور تمام مکان میں سفیدی صفائی وغیرہ کے مکمل انتظامات کر لئے۔ اور حضورؑ کے قیام کے لئے خاص کمرے بھی مخصوص کر دئے گئے۔ مگر اس معاملہ میں حسب اذن الٰہی خاطر خواہ کامیابی نہ ہونے پر حضورؑ نے پھر قادیان جانا ہی پسند فرمایا۔ اور پھر حاجی پور نہ جا سکے۔ تا آنکہ حضورؑ کا وصال ہو گیا۔ لیکن حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی دلی آرزو قائم تھی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا وعدہ بھی برقرار تھا۔ چنانچہ اللہ کریم نے یہ وعدہ دو طرح پورا فرمایا۔

(۱) حضور علیہ السلام کے خلیفہ ثانی پسر موعود المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۰۹ء میں بہ نفس نفیس مع حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ حاجی پور تشریف لے گئے حاجی پور ایک شب قیام فرما کر پھر آگے جگہ تشریف لے گئے۔

۲۔ غالباً ۱۹۲۱ء یا ۱۹۲۲ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ حاجی پور تشریف لے گئے۔ دوران قیام حاجی پور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ ہم سے چھوٹے بھائیوں کی طرح سلوک فرماتے۔ کوئی خادم تک ہمراہ نہ تھا ہر ایک کام نہایت سادگی سے اور اپنے ہاتھ سے سرانجام دینے کی کوشش کرتے تھے۔ حاجی پور کے اس قیام میں جب صبح کو فجر کی نماز مسجد میں پڑھ کر مکان پر تشریف لائے اور جراب پہننے لگے۔ تو جراب میں غالباً بوٹ کے کیل سے معمولی سوراخ ہو گیا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ نے سوئی دھاگہ طلب فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ جراب دیدیں اندر جراب میں رفو ہو جائیگا مگر آپ نے اس پیشکش کو رد کر دیا۔ میری والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا اور اہلیہ مرحومہ نے پھر عرض کی۔ کہ جراب دے دی جائے ہم خود مرمت کریں گے۔ مگر پھر بھی آپ نے منظور نہ فرمایا۔ بالآخر ارشاد گرامی کے احترام میں اندر سے سوئی دھاگہ لا کر پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے ہی اپنی جراب میں خود رفو کر کے جراب کی مرمت کر کے پھر خود استعمال فرمائی۔ گویا اپنے لئے امتیاز و برتری کا گمان بھی نہ ہونے دیتے تھے۔

۳۔ کچھ عرصہ بعد ٹیریٹوریل فورس کا کیمپ جالندھر چھاؤنی میں کورس پورا کرنے کے لئے انبالہ چھاؤنی سے منتقل ہو کر آ گیا۔ حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کو علم ہوا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ جالندھر چھاؤنی کیمپ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ فوراً حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ سے شرف ملاقات کے لئے ٹیریٹوریل کیمپ جالندھر چھاؤنی پہنچے حضرت میاں صاحبؓ اس وقت بہت مصروف تھے والد صاحب رضی اللہ عنہ کی آمد کی اطلاع پر اپنا خاص آدمی بھیجکر اپنے کپ میں قیام کا انتظام فرمایا۔ اور تھوڑے وقفہ کے بعد فارغ ہو کر خود بھی کیمپ میں تشریف لے آئے۔ دوران گفتگو والد صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فراغت کا دن کونسا ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحبؓ نے فرمایا "ہر شنبہ کی شام سے ہر اتوار کی شام تک"۔ والد صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پھر اس شنبہ کی شام کو اتوار کی شام تک حاجی پور قیام منظور فرمائیں۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ پروگرام منظور فرمایا۔ تب والد صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ جب تک آپ کا قیام یہاں بسلسلہ کیمپ رہے۔ میری درخواست ہے۔ کہ ہر شنبہ کی شام کا پروگرام مسلسل اور متواتر یہی رہے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے ازراہ مہربانی قبول فرمایا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ تا قیام کیمپ جالندھر چھاؤنی حسب وعدہ اس پر عمل پیرا رہے۔

جالندھر چھاؤنی اور پھگواڑہ سٹیشن کا فاصلہ گیارہ میل تھا۔ پھگواڑہ سٹیشن سے حاجی پور کا فاصلہ ½۱ میل تھا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو ہم سب سٹیشن پھگواڑہ پر ویلکم کرنے آتے۔ تانگہ سواری کے لئے آپ کبھی قبول نہ فرماتے اور ہمیشہ پا پیادہ ہی ½۱ میل کی مسافت کو آمد و رفت میں اختیار فرماتے۔ اور یہی برابر عمل رہتا رہا۔ آپ جب تشریف لاتے ہمیشہ تنہا تشریف لاتے۔ کبھی بھی کوئی خادم ذاتی ہمراہ نہ ہوتا تھا۔

قادیان میں بھی اور پھر ربوہ میں بھی راستہ چلتے ہوئے آپ ہم سب بھائیوں میں سے کسی کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھ پاتے فوراً چلتے ہوئے رک جاتے اور سلام علیک اور مصافحہ کا موقعہ دے کر پھر آگے روانہ ہوتے۔ جب تک حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ بقید حیات رہے چونکہ والد صاحب بیمار رہتے تھے ہم بھائیوں میں سے کسی کی بھی ملاقات پر والد صاحب رضی اللہ عنہ کی صحت اور طبیعت کے متعلق ضرور دریافت فرماتے۔ اللہ اللہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مبشر۔ شعائر اللہ اور بابرکت اولاد۔ جو روئے پنجاب سے تھے۔ اور لکھوکھا خادم۔ اور نواب صاحب رضی اللہ عنہ کا شرف دامادی خود نواب تھے۔ مگر کیسی سادہ طبیعت اور منکسر المزاجی پائی تھی اللہ کریم آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر اعلیٰ علیین میں بلند فرمائے۔

آمین

کالج گھٹیالیاں کیلئے عطیہ جات

(از مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ)

ماہ اپریل ۱۹۶۲ء میں مندرجہ ذیل احباب نے کالج گھٹیالیاں کے لئے امداد فرمائی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ احمدیہ مسلم مشنری سوئیٹزرلینڈ ... ۵۰۰ نقد
(۲) مکرم بابو غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد ... ۱۰۰
(۳) مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب ناگودا وزیرآباد ... ۱۰۰
(۴) مکرم رشید احمد صاحب چونڈہ۔ تحصیل پسرور ... ۱۰۰
(۵) مکرم ڈاکٹر محمد صدیق صاحب صوبائی امیر۔ میرپورخاص ... ۵۰

اعلانات دارالقضاء

(۱)

مکرم فاروق احمد صاحب شاہد مربی چاٹگانگ نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب محترم مولوی ممتاز احمد صاحب مورخہ ۶۲/۱/۱ کو وفات پا گئے ہیں۔ والد صاحب مرحوم صدر انجمن احمدیہ ربوہ (نظارت اصلاح وارشاد) کے کارکن تھے۔ مرحوم کے کھاتہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جو رقم (۲۷۸/۷۹) بقایا موجود ہے وہ میرے نام پر منتقل کر دی جائے۔ مرحوم کے دیگر ورثاء نے لکھا ہے کہ قاعدہ کے مطابق کارروائی کر کے یہ رقم مولوی فاروق احمد صاحب شاہد کے نام منتقل کر دی جائے ورثاء کے نام یہ ہیں۔ (۱) صالحہ بیگم بیوہ مولوی ممتاز احمد صاحب مرحوم (۲) فاروق احمد صاحب پسر (۳) صدیق احمد صاحب پسر (۴) ولی احمد صاحب پسر (۵) طاہرہ بیگم صاحبہ دختر (۶) خالدہ بیگم صاحبہ دختر۔ اس درخواست پر مذکورہ بالا ورثاء کے علاوہ مکرم اکبر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بڑگاں سلہٹ مشرقی پاکستان اور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مذکور مکرم عبدالقادر صاحب کے بھی تصدیقی دستخط درج کئے گئے ہیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۲)

جنت بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری امیرالدین صاحب اور پسران چوہدری امیرالدین صاحب مرحوم (محمود احمد صاحب۔ بشیر احمد صاحب۔ منور احمد صاحب۔ مظفر احمد صاحب۔ غلام احمد صاحب۔ داؤد احمد صاحب اور دختران (مبارکہ بیگم صاحبہ۔ قدسیہ بیگم صاحبہ) نے لکھا ہے۔ کہ ان کے والد مکرم چوہدری امیرالدین صاحب ولد چوہدری شہاب الدین صاحب فوت ہو چکے ہیں ان کی ایک زمین واقع ربوہ مذکورہ بالا ورثاء کے نام منتقل کی جائے۔ اس پر طالب علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اصل گھرو کی تصدیق درج ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء)

(۳)

مکرم ڈاکٹر کریم الدین صاحب مرحوم آف کھاریاں ضلع گجرات کے ورثاء مکرم حلیم الدین صاحب و صلاح الدین صاحب پسران اور محترمہ امۃ السلام صاحبہ۔ محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ اور محترمہ امۃ الحمید صاحبہ دختران مکرم ڈاکٹر کریم الدین صاحب مرحوم نے لکھا ہے کہ جو رقم مبلغ ۲۲۹۴/۵۰ روپے کی رقم محترم نواب زادہ میاں محمد احمد خانصاحب آف مالیرکوٹلہ کے ذمے واجب الادا ہے۔ وہ ہماری والدہ صاحبہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ سکنہ کھاریاں ضلع گجرات کو ادا کر دی جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

مندرجہ ذیل عہدیدار ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت و ضلع

انجمن ضلع سرگودہا
عبدالمنان صاحب میر — پریذیڈنٹ
غلام محی الدین صاحب — سیکرٹری مال

شیخ محمدی ضلع پشاور
ملک عبدالغنی خانصاحب — پریذیڈنٹ
محمد سلیم خاں صاحب — سیکرٹری مال
ملک عبدالقیوم خاں صاحب — ر اصلاح وارشاد

اسمٰعیل کوٹ ضلع پشاور
سید عبدالوحید صاحب بخاری — پریذیڈنٹ
بشیر احمد صاحب بی۔ایس۔سی — سیکرٹری مال

چک ۱۰۰ ج ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
چوہدری برکت علی صاحب — پریذیڈنٹ۔ امین۔ تعلیم
چوہدری احمد علی صاحب — سیکرٹری مال

چک ۲۷ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور
چوہدری محمد شریف صاحب چک ۲۷ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

چک ۵۵-۵۶ گ ب ضلع لائلپور
عاشق محمد خاں صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری عبدالحمید خاں صاحب — سیکرٹری مال
ر مقبول احمد خاں صاحب — ر زراعت
ر عبدالغفور صاحب — ر اصلاح وارشاد

چک ۹ گوربخش پورہ ضلع گجرات
میجر محمد یوسف صاحب — صدر
لفٹیننٹ شیر محمد صاحب — سیکرٹری مال

چک ۱۲ الف ب کلاں ضلع لائلپور
چوہدری محمد طفیل صاحب — صدر
ر عبدالمجید صاحب — سیکرٹری مال

چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور
چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار — صدر
ر عنایت اللہ صاحب — سیکرٹری مال
ر محمد اسماعیل صاحب — سیکرٹری امور عامہ واصلاح وارشاد
ر پیدائش اللہ صاحب — ر امین
ر عبدالعزیز صاحب — ر تعلیم
ر فیروز الدین صاحب — ر ضیافت

چک ۲۴۳ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور
میاں جان محمد صاحب — صدر
چوہدری عبدالرحمان صاحب — سیکرٹری مال

نام جماعت و ضلع

چوہدری محمد یعقوب صاحب — سیکرٹری امور عامہ وزراعت
ر ڈاکٹر عبدالمجید صاحب — ر اصلاح وارشاد
میاں عبدالرحیم صاحب — ر امین
چوہدری غلام رسول صاحب — ر ضیافت

چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ ضلع لائل پور
چوہدری مہر خاں صاحب — صدر
ر احمد دین صاحب — سیکرٹری مال
ر عبدالحق صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد
ر عبدالمجید خاں صاحب — ر محاسب

انور آباد ضلع لاڑکانہ
میاں محمد انور صاحب — صدر
ماسٹر محمد نواز صاحب — سیکرٹری مال
میاں محمد انور صاحب — ر امور عامہ
میاں علی نواز خاں صاحب — ر اصلاح وارشاد
ماسٹر عبدالحکیم صاحب — ر تعلیم

چک ۱۰۹ ر۔ب ضلع لائل پور
چوہدری شہاب الدین صاحب — صدر۔ امین
ر محمد اسماعیل صاحب — سیکرٹری مال۔ تعلیم

پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ
عبدالحق صاحب — صدر
چوہدری نواب خاں صاحب — سیکرٹری مال

رسالپور چھاؤنی
غلام یٰسین صاحب — صدر
شمیم احمد صاحب صدیقی — سیکرٹری مال
رشید احمد صاحب مبشر — ر وصایا
حوالدار نور محمد صاحب — ر اصلاح وارشاد
عبدالمجید صاحب میر — محاسب

بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں
خدا بخش صاحب — صدر
خان محمد خاں صاحب — سیکرٹری مال

کوہاٹ
چوہدری بشارت احمد صاحب — صدر
خواجہ محمود احمد صاحب — سیکرٹری مال
حکیم عبدالرحیم صاحب — ر تعلیم
ر ر — ر اصلاح وارشاد
شیخ فضل الرحمان صاحب — امین

سن باڈہ ضلع لاڑکانہ
فضل محمد صاحب — صدر

منشی محکم الدین صاحب — سیکرٹری مال
محمد صدیق صاحب — ر امور عامہ واصلاح وارشاد
ہدایت اللہ صاحب — وائس پریذیڈنٹ

کوٹ فتح خاں۔ ضلع اٹک
کرنل ملک سلطان محمد خاں صاحب — صدر
امور عامہ۔ وصایا۔ ضیافت۔ امین
میاں اللہ بخش صاحب — سیکرٹری مال
ڈاکٹر گوہر دین صاحب — ر اصلاح وارشاد و وصایا

بھڈال ضلع سیالکوٹ
چوہدری محمد الدین صاحب — صدر
ر چراغ الدین صاحب — سیکرٹری مال۔ امین
ر نصر اللہ خانصاحب — ر اصلاح وارشاد

بلانی ضلع گجرات
راجہ محمد شریف صاحب — صدر و سیکرٹری مال

بھلہ ضلع گجرات
سید محمد یوسف صاحب — صدر و سیکرٹری مال

پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ
ملک محمد شریف صاحب — صدر
میاں نواب الدین صاحب — سیکرٹری مال

پنج بہتہ ضلع گوجرانوالہ
چوہدری محمد الدین صاحب — صدر
ر عبدالمجید صاحب — سیکرٹری مال

بہاول نگر
رانا محمد خاں صاحب — صدر
ملک دوست محمد صاحب — سیکرٹری مال

ہڑپہ ضلع منٹگمری
چوہدری فیروز خاں صاحب — صدر و سیکرٹری مال
ر محمد فاضل صاحب — سیکرٹری امور عامہ
ر غلام رسول صاحب — ر اصلاح وارشاد

محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر
چوہدری نذیر احمد صاحب — صدر۔ سیکرٹری امور عامہ
ر اللہ بخش صاحب — سیکرٹری مال۔ نائب صدر
ر محمد رفیق صاحب — ر تعلیم
ماسٹر مبشر احمد صاحب — ر اصلاح وارشاد

دھیرکے کلاں ضلع گجرات
چوہدری اللہ دتہ صاحب — صدر
ر محمد خاں صاحب بھٹی — سیکرٹری مال
ر میاں خاں صاحب — ر امور عامہ
مولوی محمد حیات صاحب — ر اصلاح وارشاد

(باقی)

جامعہ نصرت ربوہ میں گریجوایٹ لیڈی کلرک کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک نئی منظور شدہ آسامی پُر کرنے کے لئے محنتی اور دیانتدار گریجوایٹ (لیڈی) کلرک کی ضرورت ہے جو دیگر دفتری امور کے علاوہ محکمانہ خط و کتابت کا کام انگریزی اور اردو میں بخوبی سرانجام دے سکے۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ ۲۲۰-۱۰/۱۷۰-۸/۱۳۰-۶/۱۰۰-۵-۸۵ کے مطابق معہ گرانی الاؤنس -/۳۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ مورخہ ۱۵ مئی ۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اعلان

تمام احمدی احباب مطلع رہیں کہ ایک شخص بنام رشید احمد مختلف جماعتوں میں جا کر دھوکہ کر کے روپے بٹورتا ہے اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔

"چھوٹی چھوٹی داڑھی۔ رنگ گندمی سیاہی لئے ہوئے قد چھوٹا درمیانہ دبلا پتلا جسم سر پر تولیہ۔ بانوتی حد سے زیادہ ہے۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا:۔ عزیزم برکت اللہ منگلہ بی۔اے اولڈ کورس کا امتحان دے رہے ہیں۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلہ مربی سلسلہ عالیہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر زیر دستخطی ۱۷ مئی ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت بشمول ٹنڈر پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے	تکمیل کی مدت
۱۔	بلاک ۱۰۱ سی اینڈ ڈبلیو شاپ مغل پورہ میں کیرج بلڈنگ کی لکڑی کی خراب شدہ چھت کو تبدیل کرنا۔ سب اسٹیمیٹ نمبر ۱۱۱ آف اسٹیمیٹ نمبر ۸۴ بابت ۱۹۶۰ء–۱۹۶۱ء	-/۳۰،۰۰۰ روپے	-/۶۰۰ روپے	چار ماہ

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر ارسال کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۱۷ مئی ۱۹۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹرڈ کرانے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پلان اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۱۷ مئی ۱۹۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ کا حوالہ تمام لیبر اور میٹریل کے لئے دینا چاہیئے اور ان کو چاہیئے کہ کام کی اصل نوعیت کے بارے میں ٹنڈر دینے سے پیشتر موقع کا معائنہ کر کے اطمینان کر لیں۔

۴۔ ٹنڈر دہندگان ذہن نشین کر لیں کہ چھت پختہ دیودار کی لکڑی کی ہوگی۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور)

جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کی قرار دادِ تعزیت

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم اور دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کی صفِ اوّل کے مخلص اراکین میں سے تھے مجلسِ عاملہ کے ممبر بھی تھے مرحوم تا وفات قاضی جماعت احمدیہ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ علاوہ ازیں جب سے مرحوم ملازمت کے بعد ریٹائر ہو کر اپنی پریکٹس کے سلسلہ میں کوئٹہ میں مقیم ہوئے۔ متواتر جماعت کے کئی دیگر عہدوں پر بھی فائز رہے۔

اسی طرح باوجود بڑھاپے اور بیماری کے ایک لمبے عرصہ تک مرحوم نے بحیثیت زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ بڑی مستعدی اور محنت سے اپنے مفوضہ فرائض کو باحسن وجوہ نبھایا۔

مرحوم کے والد حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ حضرت منشی صاحب مرحوم رضؓ صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے۔ جماعت کے سینکڑوں افراد ان کی ان صفات کے شاہد اور گواہ ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم متقی۔ پرہیزگار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بہت محبت کرنے والے۔ سچے اور صاف احمدی تھے۔ مرحوم اخلاقِ حسنہ سے متصف اور متوکل بزرگ تھے۔ قرآن مجید سے مرحوم کو بہت محبت تھی۔ جماعت کے احباب نے بارہا دیکھا کہ مرحوم اپنے شفاخانہ میں قرآن مجید یا تفسیر کبیر کی کوئی جلد فارغ اوقات میں پڑھتے رہتے بلکہ اپنے مریضوں اور دوستوں کو بھی قرآن مجید کے معارف سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔

مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ آج تک میرے خدا تعالیٰ کا سلوک میرے ساتھ ایسا رہا ہے کہ جب بھی مجھے کوئی اشد ضرورت پیش آتی ہے اور طبیعت میں اضطراب پیدا ہوتا ہے تو میرا مولیٰ کریم میری اس حاجت کو فی الفور پورا کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ مجھے کچھ روپوں کی اشد ضرورت پیش آئی اور میں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ آج ہی اتنے پیسے چاہئیں چنانچہ اسی دن اتنی رقم آ جاتی۔

مرحوم عرصہ دراز سے ذیابیطس شکری کے مریض تھے۔ علاوہ ازیں دل کا عارضہ بھی تھا۔ مرحوم کی یہ تکلیف اچانک بڑھ گئی۔ اور چند روز کی مختصر سی بیماری کے بعد ۲۵ اپریل کو صبح کی اذان کے وقت مرحوم نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے مرد۔ عورتیں اور بچے اللہ تبارک و تعالیٰ کے جناب میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماوے۔ اور مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور مرحوم کی بیوہ بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی اولاد در اولاد کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

دعائے مغفرت

اس عاجز کے چچا محترم ماسٹر سراج الدین صاحب احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے اور نہایت مخلص وجود تھے قلیل عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳۰/۴/۶۲ کو بوقت پانچ بجے بعد دوپہر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات سے جماعت ایک نہایت مستعد وجود سے محروم ہو گئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد حنیف احمدی شاہدرہ باغ ضلع لاہور)

درخواستِ دعا

۱۔ محمد احمد خاں۔ محمد یونس خاں۔ ناصر احمد پر ایک فوجداری کیس دائر ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرماوے اور باعزت بری فرماوے۔ آمین

(محمد رفیق گجراتی سیٹ لائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

۲۔ میری اہلیہ چند ماہ سے بائیں جانب سینہ کی درد میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے میں کینسر کا شبہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا کرے۔ آمین۔

(اللہ بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر راولپنڈی)

دریائے سندھ پر ایشیا کے سب سے بڑے پُل کا افتتاح

”پُل کی تعمیر ترقی یافتہ قوموں کے درجہ تک پہنچنے کے جذبہ کی علامت ہے“

سکھر ۶ رمئی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل سکھر میں دنیا کے تیسرے بڑے محرابی پل کا افتتاح کیا۔ یہ پل سکھر اور روہڑی کے درمیان دریائے سندھ پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس پل کی تعمیر پر دو کروڑ روپے صرف کئے گئے ہیں۔ صدر نے نئے پل کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ یہ پل اس جذبہ اور ولولہ کی علامت ہے جو دوسری ترقی یافتہ قوموں کی صف میں پہنچنے کے لئے تمام پاکستانیوں کے دلوں میں موجود ہے۔ اس پل کا نام صدر ایوب کے نام پر ”ایوب برج“ رکھا گیا ہے۔ ایشیائی ممالک میں یہ اپنی قسم کا سب سے بڑا پل ہے۔

افتتاحی تقریب سے پہلے صدر نے کانسی کی تختی کی نقاب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ ”آپ نے مجھے اس عظیم پل کے افتتاح کی دعوت دیکر جو اعزاز دیا ہے وہ میرے لئے باعث فخر ہے جس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج کا دن میرے لئے بڑی مسرت کا دن ہے جو ہمیشہ مجھے یاد رہے گا۔“ اس پل کی تعمیر کے سلسلہ میں ریلوے کے انجینئروں اور دوسرے عملہ نے جو خدمات انجام دی ہیں صدر نے ان کو بھی سراہا۔ آپ نے کہا کہ محکمہ ریل نے کارکردگی کے اعلےٰ معیار کی جو روایات قائم کی ہیں وہ قابل فخر ہیں۔ اس محکمہ کے عملہ نے انتہائی مشکل حالات میں بھی اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ آزادی کے فوراً بعد پاکستان کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑا ان میں محکمہ ریل نے پاکستان کی تیزی سے ترقی پذیر معیشت کی ضرورتیں پوری کرنے کا فرض قابلیت سے سرانجام دیا۔ صدر نے کہا کہ ریلوں کی ترقی کے لئے ماضی میں کافی وسائل مہیا نہیں کئے گئے لیکن اب یہ کمی تیزی سے پوری کی جا رہی ہے چنانچہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ریلوں کی ترقی کے لئے ایک ارب چالیس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ رقم پہلے پانچ سالہ منصوبہ کی مدت کے مقابلہ میں دوگنی ہے۔ صدر ایوب نے امید ظاہر کی کہ ریلوں کی ترقی کے پروگرام کے لئے آئندہ اور زیادہ رقم مہیا کی جائے گی تاکہ ریلوں کی تجدید کی رفتار زیادہ تیز کی جا سکے۔ صدر ایوب نے اس توقع کا اظہار کیا کہ ٹرینوں کی تجدید کے باعث بہتر کارکردگی کے انتظام سے ریلوں کے کرائے کم کرنے میں مدد ملے گی۔ صدر نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ٹرینوں میں نئے آلات اور مشینیں نصب کرنے سے پہلے متعلقہ عملہ کو ان کے استعمال کی تربیت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس امر پر بھی اطمینان کا اظہار کیا۔۔ کہ پہلے جو چیزیں بیرونی ممالک سے درآمد کی جاتی تھیں اب ان میں سے متعدد اشیاء ملک میں تیار کی جا رہی ہیں اور اس شعبہ میں محکمہ ریل کی سرگرمیوں کا دائرہ روز بروز وسیع کیا جا رہا ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ زرمبادلہ کے محدود وسائل رکھنے والے ملکوں کے لئے ریلوں کی ترقی کا یہ پہلو زبردست اہمیت رکھتا ہے۔

صدر نے کہا کہ ریلوں کا انتظام صوبوں کی تحویل میں دینے کا فیصلہ کافی سوچ بچار کے بعد کیا گیا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ صوبائی حکومتوں کے انتظام کے تحت بھی ریلوں کی ترقی کی رفتار برقرار رکھی جائے گی اور ریلوے کے عملہ کے مستقبل کا تحفظ کیا جائے گا+

نئے آئین کے تحت ملک میں انتخابی پروگرام کا آخری مرحلہ بھی پایہ تکمیل تک پہنچ گیا

صوبائی اسمبلیوں کے انتخابی نتائج کا اعلان

لاہور ۷ رمئی۔ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے بعد کل شام نئے آئین کے تحت ملک میں انتخابی پروگرام کا آخری مرحلہ بھی پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔ رات گئے تک جو انتخابی نتائج موصول ہوئے ہیں ان کے پیش نظر پورے وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ قومی اسمبلی کی طرح صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں بھی نظریہ پاکستان کے حامی اور محب وطن امیدوار بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ کامیاب ارکان اسمبلی کی فہرست میں متعدد سابق ارکان اسمبلی اور کئی جواں سال امیدوار بھی شامل ہیں۔

منٹگمری سے میاں عبدالحق، جھنگ سے نوابزادہ افتخار احمد، سیالکوٹ سے خواجہ محمد صفدر، بہاولپور سے علامہ ارشد، پنڈی سے شیخ مسعود صادق اور متعدد دوسرے سابق مسلم لیگی کارکن کامیاب ہو گئے ہیں۔ ناکام رہنے والوں میں پیر مانکی شریف بھی شامل ہیں۔ بہت سے امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہو گئی ہیں۔ قومی اسمبلی کے مقابلہ میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں زیادہ جوش و خروش دیکھنے میں آیا۔

کل مشرقی پاکستان اسمبلی کے غیر سرکاری انتخابی نتائج کا بھی اعلان کر دیا گیا۔ سابق صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین اور کئی دوسرے سابق مسلم لیگی امیدوار کامیاب ہو گئے ہیں۔

مشرقی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کرنے کے لئے کل مشرقی پاکستان کے تمام حصوں میں نو بجے صبح پولنگ شروع ہوا۔ ایک سو پچاس عام نشستوں میں سے صرف ایک نشست کا امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوا تھا۔ باقی ایک سو انچاس نشستوں کے لئے پولنگ شروع ہونے پر زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کیا گیا۔ ایک سو انچاس صوبائی حلقوں میں سے قریباً ایک ہزار امیدواروں نے الیکشن میں حصہ لیا۔ اب تک جن لوگوں کے منتخب ہونے کا اعلان کیا گیا ہے ان میں مشرقی پاکستان کے ایک سابق مسلم لیگی وزیر اعلیٰ مسٹر ... وزیر ...

اعلان نکاح

مورخہ ۴ رمئی ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد غلہ منڈی ربوہ میں عزیز حبیب الرحمٰن صاحب فاروقی بی اے ولد مولوی محمد صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ مسماۃ امۃ الرشید فاروقی بنت بابو عبد الغفور صاحب مرحوم (آف سانجھ بیک) مبلغ -/۵۰۰۰ روپے مہر پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت، اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار مولوی محمد نواز خان ککّی منیجر (ورکس)، ویسٹ پاکستان گورنمنٹ پریس لاہور)

نادر موقع

ایک موٹر سائیکل۔ نارٹن میکر۔ پانچ ہارس پاور ماڈل ۱۹۴۹ء۔ ارزاں قیمت پر چالو حالت میں برائے فروخت ہے خواہش مند حضرات

ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ ضلع جھنگ سے ملیں +

درخواست دعا

میری لڑکی امۃ الکافی بعمر ۳ سال ۱۰-۱۱ روز سے بعارضہ بخار شدید بیمار ہے۔ کمزور بہت ہو گئی ہے۔

احباب سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد حسین ربوہ)

ضرورت ضرورت ضرورت

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کو ایماندار اور حساب کو سمجھنے والے خزانچیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۲۰۰ روپیہ ہوگی ایسے اصحاب درخواستیں دیں جو -/۵۰۰ نقد زر ضمانت و -/۵۰۰۰ کی شخصی ضمانت دے سکیں۔

کام لاہور، سرگودھا، لائلپور کرنا ہوگا۔ خواہش مند اصحاب اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق سے بھیج سکتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے کام کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(جنرل منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد سونسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں ... بیس ۱۹ روپے